اس پر قابو پالے گی اور تباہی و بربادی عام نہ ہو سکے گی، مگر یہ خیال غلط نکلا، تباہی یہاں بھی آئی اور اپنی ایسی ہولناکیوں کے ساتھ آئی جن کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

یوں تو دہلی اور نئی دہلی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جو اس فساد کی زد میں نہ آگیا ہو لیکن یکم ستمبر ۴۷ء سے ۱۰ ستمبر تک وحشت و بربریت نے اپنی تمام ہولناکیوں اور شرسامانیوں کے ساتھ جن علاقوں میں مظاہرہ کیا وہ دہلی کے مشہور اور وسیع علاقے سبزی منڈی، پہاڑ گنج اور قرول باغ ہیں۔ قرول باغ کا وہ حصہ جس میں ندوۃ المصنفین اور برہان کا دفتر تھا اس کی باری ۸ ستمبر کو آئی۔

اڈیٹر برہان کا مکان جو دفتر برہان سے تھوڑے فاصلہ پر شیدی پورہ میں واقع تھا ۶ ستمبر کو ہی اس طرح لٹ چکا تھا کہ گھر کے سامان کی کوئی چیز بھی نہیں بچ سکی، گھر کے سامان کے علاوہ ذاتی لائبریری جو عربی، فارسی، انگریزی اور اردو کی بیش قیمت مطبوعہ کتابوں، بعض نادر مخطوطوں اور پرانی اور نئی یادداشتوں پر مشتمل تھی وہ بھی اس ہنگامہ میں اس طرح برباد ہوئی کہ کاغذ کا ایک پرزہ بھی نہیں بچایا جا سکا اور راقم الحروف اسی ہنگامہ میں بچوں کا ہاتھ پکڑ کر دفتر برہان میں آگیا، یہاں ۹ ستمبر کا دن کشمکش امید و بیم میں گذرا، ۱۰ ستمبر کی صبح کو اس علاقہ پر بھی حملہ ہوا۔ ہم نے دفتر برہان سے یہاں کے مقامی اور مرکزی حکام و وزراء کو ٹیلیفون پر ٹیلیفون کیے لیکن کوئی امداد نہیں پہونچ سکی۔ آخر جب گھروں میں مرد، عورتیں اور بچے مرنے اور زخمی ہو کر گرنے لگے تو لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور تین چار گھنٹہ میں محلہ مسلمانوں سے بالکل خالی ہو گیا۔ اب ہم لوگ بھی دفتر پر ایک حسرت بھری نگاہ ڈال کر یہاں سے خالی ہاتھ روانہ ہوئے۔ برادر محترم مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی ناظم ندوۃ المصنفین دفتر کے اوپر کی منزل میں رہتے تھے وہ بھی اس وقت اس شان سے ہمارے ساتھ تھے کہ ایک چمڑہ کے تھیلے کے علاوہ جس میں کچھ دفتری کاغذات اور بعض لوگوں کی امانتیں تھیں ہرے بھرے گھر کی کوئی چیز بھی ان کے ساتھ نہ تھی۔ یہاں سے روانہ ہو کر ہم لوگ مع متعلقین کے قریب کے ایک محلہ قصاب پورہ میں آگئے اور تین دن پناہ گزینی کی زندگی گذارنے کے بعد وہاں سے جامع مسجد کے علاقہ میں منتقل ہو گئے۔ ہمارے رفیق مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی دفتر جمعیۃ علمائے ہند گلی قاسم جان میں مقیم تھے اس لیے وہ براہ راست اس حادثۂ جانکاہ کے تجربہ سے محفوظ رہے لیکن وہ دن ہے اور آج کا دن کہ مصروف شب و روز ایک بے جگر مستعد سپاہی کی حیثیت سے اصلاح حال کی کوششوں میں مصروف ہیں۔